فہم زکوۃ کورس

حصہ مسائل

مرتب: مفتی منیر احمد

1440ھ/2019ء

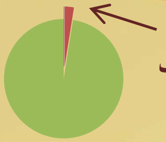

www.muftimuneerahmed.com
Facebook.com/MuftiMuneerAhmadOfficial

بسم الله الرحمن الرحيم

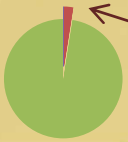

چار قسم کے نصاب

1. مال کی کتنی مقدار ہے جس پر نہ زکوۃ فرض ہوتی ہے نہ قربانی اور صدقہ فطر اور ایسے شخص کے لیے زکوۃ لینا بھی جائز ہوتا ہے اور مانگنا بھی جائز ہوتا ہے؟ (نصاب 1)
   - جس شخص کے پاس ایک دن، رات کا کھانا بھی موجود نہ ہو اور نہ ہی کمانے کی قدرت ہو، اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے۔
2. مال کی کتنی مقدار ہے جس پر نہ زکوۃ فرض ہوتی ہے نہ قربانی اور صدقہ فطر نیز ایسے شخص کے لیے زکوۃ لینا بھی جائز ہوتا ہے لیکن مانگنا جائز نہیں ہوتا؟ (نصاب 2)
   - جس شخص کے پاس ایک دن، رات کا کھانا موجود ہو، اس کیلئے زکوۃ مانگنا جائز نہیں البتہ ازخود کوئی دے دے تو لے سکتا ہے۔

3. مال کی کتنی مقدار ہے جس پر زکوۃ فرض نہیں ہوتی، لیکن قربانی اور صدقہ فطر فرض ہوتا ہے اور ایسے شخص کو زکوۃ دینا بھی جائز نہیں ہوتا؟(نصاب 3)

- جس کے پاس مال تجارت، سونا، چاندی، نقدی موجود نہیں ہے لیکن اس کے پاس ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر ہے تو ایسے شخص پر زکوۃ تو فرض نہیں لیکن قربانی اور صدقہ فطر واجب ہے، نیز ایسے شخص کو زکوۃ دینا بھی جائز نہیں، نہ ایسے شخص کے لیے زکوۃ لینا جائز ہے۔

4. مال کی کتنی مقدار ہے جس پر زکوۃ، صدقہ فطر، قربانی سب فرض ہیں، ایسا شخص نہ زکوٰۃ لے سکتا ہے نہ مانگ سکتا ہے؟(نصاب 4)

- جس کے پاس مال تجارت ہو، سونا ہو، چاندی ہو، نقدی ہو اور بقدر نصاب ہو یا چاروں کا مجموعہ ہو اور بقدر نصاب ہو یا چاروں میں سے بعض کا مجموعہ ہو اور بقدر نصاب ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

اس کی مکمل تفصیل ان شاء اللہ اگلی سلائیڈوں میں آئے گی۔

صدقہ فطر، قربانی اور زکوٰۃ کے نصاب میں فرق

نمبر شمار	قربانی / صدقہ فطر	نمبر شمار	زکوۃ
1	صرف ساڑھے سات تولہ سونا	1	صرف ساڑھے سات تولہ سونا
2	صرف ساڑھے باون تولہ چاندی	2	صرف ساڑھے باون تولہ چاندی
3	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر نقدی	3	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر نقدی
4	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر مال تجارت	4	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر مال تجارت
	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر ضرورت سے زائد سامان		
6	ان پانچوں کا مجموعہ بقدر ساڑھے باون تولہ چاندی	6	ان چاروں کا مجموعہ بقدر ساڑھے باون تولہ چاندی
7	ان میں سے بعض کا مجموعہ جب کہ ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر ہو۔	7	ان میں سے بعض کا مجموعہ جب کہ ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر ہو۔
	قربانی واجب ہونے کے لیے قربانی کے نصاب پر سال گزرنا فرض نہیں		زکوۃ فرض ہونے کے لیے زکوۃ کے نصاب پر سال گزرنا شرط ہے

زکوۃ کے مسائل کا خلاصہ

1. کس شخص پر زکوۃ فرض ہے کس پر نہیں؟
2. کس مال پر زکوۃ فرض ہے کس پر نہیں؟(نصاب 4)

2.1 کس وقت زکوۃ کی ادائیگی جائز کب بہتر اور کب لازم واجب ہوتی ہے۔

2.2 زکوۃ میں کیا کیا دیا جاسکتا ہے اور کتنی مقدار دیا جاسکتا ہے۔

2.3 کن شرائط کے ساتھ زکوۃ ادا کرنے سے زکوۃ ادا ہوتی ہے۔ کن سے نہیں۔

2.4 زکوۃ کی ادائیگی میں کن آداب کی رعایت کرنی چاہیے؟

3. کن صورتوں میں زکوۃ فرض ہو جانے کے بعد معاف ہو جاتی ہے؟

1. کس شخص پر زکوۃ فرض ہے کس پر نہیں۔

زکوۃ اس شخص پر فرض ہوتی ہے جو

(1) عاقل ہو	مجنون پر فرض نہیں، خواہ جنون اصلی ہو یا جنون طاری / بے ہوشی جنون کے حکم میں نہیں ہے
(2) بالغ ہو	نابالغ بچہ، بچی پر زکوۃ واجب نہیں
(3) مسلمان ہو	کافر، مرتد وغیرہ پر زکوۃ فرض نہیں
(4) فرضیت کا علم ہو	اگر کوئی شخص دارالحرب میں مسلمان ہو اور اس کو فرضیت کا علم نہ ہو تو اس پر زکوۃ فرض نہیں۔

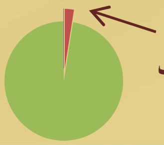

مشق 1:

1. ایسا مجنون جو اچھے برے کی تمیز نہ کر سکے اس پر زکوۃ:
واجب ہے ✗ | واجب نہیں ✓

2. جو شخص ایک سال تک بے ہوش رہے اس پر زکوۃ:
واجب ہے ✓ | واجب نہیں ✗

3. نابالغ بچہ یا بچی جو صاحب نصاب ہو اس پر زکوۃ:
واجب ہے ✗ | واجب نہیں ✓

4. مسلم ملک میں رہنے والا شخص جس کو زکوۃ کی فرضیت کا علم نہ ہو، اس پر زکوۃ:
واجب ہے ✓ | واجب نہیں ✗

2. کس مال پر زکوۃ فرض ہے کس پر نہیں

جس مال میں چھ باتیں ہوں گی اس پر زکوۃ فرض ہے۔

1. **تجارتی مال ہو**، اگر تجارتی مال نہیں تو سونا چاندی ہو یا نقدی ہو یا ان سب کا مجموعہ ہو۔
2. **مال بقدر نصاب ہو**، اگر انسان پر کوئی قرض ہے تو قرض پورا کرنے کے بعد نصاب کے بقدر مال بچتا ہو
3. مال پر پورا ایک قمری سال گزر گیا ہو
4. مال خالص حرام کا نہ ہو
5. مال کی ملکیت بھی حاصل ہو (اگرچہ جائز طریقہ سے نہ ہو)
6. مال کی ملکیت کے ساتھ اس پر تصرف واستعمال کی قدرت بھی ہو

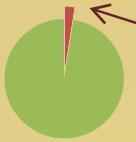

تجارتی مال کی دو شرائط:

تجارتی مال وہ ہے جس میں یہ دو باتیں ہوں

1. تجارت کی نیت سے خریدا ہو
2. خریدنے کے بعد بھی تجارت کی نیت باقی ہو

تجارتی مال کی پہلی شرط: نیت

نیت کے معتبر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ

(1) وہ مال ایسا ہو جو انسان اپنے عمل سے اپنی ملکیت میں لاتا ہے۔(سونا، چاندی، نقدی کا یہ حکم نہیں)

(2) وہ مال ایسا ہو جس کا انسان نے عوض بھی دیا ہو اور عوض میں مال دیا ہو۔

(3) تجارت (فروخت کرنے) کی نیت مال خریدتے وقت یا ملکیت میں لاتے وقت کی ہو بعد میں نہ کی ہو۔

(4) مال خریدتے وقت نیت میں جزم ہو تردد نہ ہو۔

تجارتی مال کی دوسری شرط: نیت کا باقی رہنا

- اگر کسی شخص نے تجارت کی نیت سے کوئی مال خریدا پھر نیت بدل گئی تو تجارت کی نیت ختم ہونے کی وجہ سے اب وہ مال مالِ تجارت نہیں رہا۔اس پر زکوۃ فرض نہ ہوگی۔
- اگر کسی نے تجارتی مال کا کسی اور مال سے تبادلہ کیا تو تبادلہ کا مال بھی مال تجارت سمجھا جائے گا۔شروع میں جو نیت کی وہ کافی ہوگی۔

تجارتی مال میں کس قیمت کا اعتبار ہو گا؟

- تجارتی مال کی زکوۃ نکالتے وقت قیمت فروخت کا اعتبار ہو گا، خرید کا نہیں۔
- کاروبار ختم ہونے کی صورت میں اس قیمت کا اعتبار ہو گا جو بازار میں عام طور پر رائج ہو۔
- جس شہر اور بازار میں مال موجود ہو وہاں جو اس کی قیمت فروخت ہو اس کا اعتبار ہو گا۔
  اگر کسی غیر آباد علاقے میں ہو یا اس شہر کے بازار میں وہ چیز نہیں تو قریب میں جو شہر ہو گا وہاں کی قیمت فروخت کا اعتبار ہو گا۔
- تھوک اور ریٹیل میں دکاندار جس قیمت پر فروخت کرتا ہے اسی کا اعتبار ہے۔
  اگر تھوک اور ریٹیل پر فروخت کرتا ہے تو ایسی صورت میں اکثر کا اعتبار ہو گا۔
  اگر تھوک اور ریٹیل دونوں کی فروخت برابر ہو تو جس قیمت میں غریبوں کا زیادہ نفع ہو اس کا اعتبار ہو گا۔

- جو شخص اپنا مال کسی کو سستا کسی کو مہنگا فروخت کرتا ہے تو ڈسکاؤنٹ کی جس شرح پر وہ عام طور سے فروخت کرتا ہے اسی کے حساب سے قیمت لگائی جائے گی۔
- جس مال کی قیمت بدلتی رہتی ہے تو اسکی وہ قیمت لگائی جائیگی جو مال پر سال مکمل ہونے کے وقت بازار میں ہوگی۔
- زکوۃ کے حساب میں سرکاری ریٹ کا اعتبار کیا جائے گا بلیک مارکیٹ کا نہیں۔

اگر حکومت کی طرف سے نرخ بدلتا رہتا ہے تو جس دن زکوۃ کی تاریخ آئے اسی دن کی قیمت کا اعتبار ہوگا۔

صنعتی ادارہ

نمبر شمار	اثاثہ جات کی تفصیل	حکم
1	جامد اثاثہ جات، مشینری، عمارت وغیرہ	زکوۃ واجب نہیں
2	خام مال (رامٹیریل)	قیمت فروخت پر زکوۃ ہے
3	زیر تکمیل مال (ورک ان پروسیس) مثلاً دباغت کے لئے کھالیں، بنوانے کے لئے کپڑا	موجودہ حالت میں جو اس کی قیمت ہو (قیمت فروخت + زائد خرچ) اسی پر زکوۃ ہے
4	تیار مال (فنش گڈز)	قیمت فروخت پر زکوۃ ہے
5	خراب مال (ویسٹیج) اگر بیچنے کی نیت سے ہو	قیمت فروخت پر زکوۃ ہے
6	خراب مال (ڈمپ) ضائع کرنے کی یا رفاہی استعمال کی نیت ہو	زکوۃ نہیں ہے
7	وہ مال جس میں صنعتی ادارہ اپنی چیز (پروڈکٹ) پیک کر کے فروخت کرتا ہے اور وہ چیز خود نہیں بناتا باہر سے لیتا ہے۔	قیمت فروخت پر زکوۃ ہے
8	ڈیڈ اسٹاک (پھنسا ہوا مال)	قیمت فروخت پر زکوۃ ہے

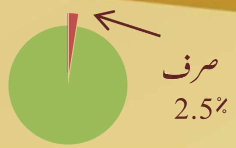

شیئرز کی زکوۃ:

مسائل کی انواع	حکم
(1) شیئرز سالانہ نفع (Dividing) کیلئے رکھے ہیں	● اگر کمپنی کی نوعیت تجارتی نہیں ہے بلکہ اس کا کام خدمات مہیا کرنا ہے، تو ان کمپنیوں کے شیئرز پر زکوۃ واجب نہیں البتہ حاصل ہونے والا نفع پر زکوۃ واجب ہو گی۔ ● اور اگر کمپنی کی نوعیت تجارتی ہے، تو اس قسم کی کمپنی کے جو شیئرز ہیں چونکہ انکی مالیت میں کمپنی کے قابل زکوۃ مال (نقد، سامان تجارت، خام مال وغیرہ) اور غیر قابل زکوۃ مال (بلڈنگ، مشینری وغیرہ) دونوں کی مالیت شامل ہوتی ہے، لہٰذا اصولاً زکوۃ شیئرز کی صرف اتنی مالیت پر ہو گی جو قابل زکوۃ مال کے مقابلے میں ہوں، لیکن اگر یہ جاننا مشکل ہو کہ شیئرز میں قابل زکوۃ مال کتنا ہے اور غیر قابل زکوۃ مال کتنا تو احتیاطاً پوری بازاری قیمت کی زکوۃ ادا کر دی جائے۔
(2) شیئرز آگے فروخت (کیپٹل گین) کے لئے ہیں	قیمت فروخت پر زکوۃ ادا کر دی جائے

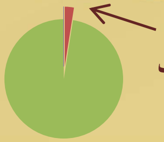

صرف
2.5٪

کسی نے قیمت خرید کے اعتبار سے زکوۃ ادا کر دی تو؟

قیمت فروخت، قیمت خرید برابر ہو

تو قیمت خرید کے اعتبار سے زکوۃ ادا ہو جائیگی۔

قیمت فروخت قیمت خرید سے کم ہے

تو قیمت خرید کے اعتبار سے زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی۔

قیمت فروخت قیمت خرید سے زیادہ ہے

تو قیمت فروخت کے اعتبار سے جتنی رقم کی زکوۃ نہیں دی گئی اتنی رقم کی زکوۃ مزید ادا کر دے تو پوری زکوۃ ادا ہو جائے گی۔

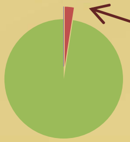

- اگر کسی نے گزشتہ سالوں کی زکوۃ ادا نہیں کی، اب ادا کرنا چاہتا ہے تو جس دن ادائیگی ہو رہی ہے اسی دن کی قیمت کا اعتبار ہو گا۔

فہم زکوۃ کورس

صرف سونا:

- سونا جس شکل میں ہو، جس مقصد کے لیے ہو اس پر زکوۃ واجب ہے
- اگر سونا چاندی یا کسی اور دھات کے ساتھ مکس ہو تو اس صورت میں غالب کا اعتبار ہو گا
- دکاندار کے لیے زیور کی زکوۃ میں زیور، نگینہ، بنوائی سب کا اعتبار ہو گا اور خریدار کے لیے خالص سونے کی قیمت کا اعتبار ہو گا۔

صرف چاندی:

- چاندی جس شکل میں ہو، جس مقصد کے لیے ہو اس پر زکوۃ واجب ہے۔
- اگر چاندی کسی اور دھات کے ساتھ مکس ہو تو اس صورت میں غالب کا اعتبار ہو گا۔

صرف نقدی:

- نقدی جس شکل میں ہو (روپے، ریال، ڈالر، چیک، بینک بیلنس، بونڈ، مختلف سرٹیفکیٹ) جس مقصد کے لیے ہو (مثلاً: حج کے لیے، مکان، دکان کی تعمیر اور بچوں کی شادی کے لیے) اس پر زکوۃ واجب ہے۔

فہم زکوۃ کورس

• دوسری شرط: مال بقدر نصاب ہو

اموال زکوۃ کا نصاب یہ ہے:

نمبر شمار	جنس	مقدار
1	صرف سونا	ساڑھے 7 تولہ۔(84.479 گرام) ہو
2	صرف چاندی	ساڑھے 52 تولہ۔(612.35 گرام) ہو
3	صرف نقدی	ساڑھے 52 تولہ چاندی کے بقدر ہو
4	صرف مال تجارت	ساڑھے 52 تولہ چاندی کے بقدر ہو
5	ان چاروں / بعض کا مجموعہ	ساڑھے 52 تولہ چاندی کے بقدر ہو

اصول: صرف سونا / چاندی ہو اس کے ساتھ اور کوئی مال نہ ہو تو اعتبار وزن کا ہو گا، قیمت کا نہیں، اموال زکوٰۃ مخلوط ہوں تو اعتبار قیمت کا ہو گا وزن کا نہیں۔

- چاندی کے نصاب کو معیار بنانے کی دو وجوہات:

(1) اس میں فقراء کا نفع زیادہ ہے، چاندی کے نصاب سے حساب کرنے کی صورت میں فقراء کو زکوۃ زیادہ ملتی ہے۔

(2) اس میں احتیاط بھی زیادہ ہے۔

- نصاب کی تکمیل میں ہر شخص کی ذاتی ملکیت کا اعتبار ہو گا۔ کسی اور کے مال کا اعتبار نہ ہو گا۔ جیسے مشترک کاروبار۔

- **اصول:** زکوۃ واجب ہونے کے لیے سال کے اول اور آخر میں بقدر نصاب ہونا اور درمیان سال میں مال کا بالکلیہ ختم نہ ہونا شرط ہے۔

نمبر شمار	صورت	حکم
1	پورے سال نصاب کے بقدر مال موجود رہا	زکوۃ واجب ہو گی
2	سال کے اول وآخر میں بقدر نصاب تھا درمیان میں کم ہو گیا	زکوۃ واجب ہو گی
3	سال کے اول وآخر میں بقدر نصاب تھا درمیان میں سارا مال ختم ہو گیا	زکوۃ واجب نہیں ہو گی

قرض منہا کرنے کے بعد بقدر نصاب بچتا ہو

یہ قرضے منہا ہوں گے

1. جو قرضے زکوۃ فرض ہونے سے پہلے لازم ہوئے ہوں
2. وہ معمولی قرضے جو انسان اپنی ذاتی یا ہنگامی ضروریات کے لیے لیتا ہے
3. وہ واجبات جو انسان پر اس طرح لازم ہوں کہ ان کا مطالبہ کرنے والا انسان ہو۔ (بلز، ادائیگیاں، تنخواہیں، گزشتہ سالوں کی زکوۃ، قسطوں کے پلاٹ، رواں سال جتنی قسطیں ادا کرنی ہیں)
4. جن قرضوں کے وصول ہونے سے بالکل مایوسی ہو گئی ہو یا ناامیدی غالب ہو (اگرچہ دین قوی ہو)
5. جو قرضے مالی لین دین کے وجہ سے دوسروں کے ذمے لازم نہ ہوئے ہوں (دین ضعیف، اگرچہ ملنے کا یقین ہو، مہر، خلع، دیت، تنخواہیں، پرائیویڈٹ فنڈ کی رقم)
6. جو قرضے دوسروں پر ضرورت کی چیزیں فروخت کرنے کی وجہ سے لازم ہوئے ہوں (دین متوسط، گرچہ ملنے کا یقین ہو)

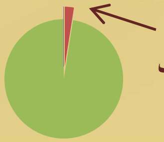

وصولی سے پہلے

- اس قسم کے قرضے کی وصولی میں اگر کئی برس گزر جائیں تو گزشتہ سالوں کی زکوۃ لازم نہیں ہو گی۔

وصولی کے بعد

- **پہلے سے بقدر نصاب ہے:** اگر آدمی پہلے سے صاحب نصاب ہو تو تمام مال (نصاب بمع وصول شدہ قرضے) کی زکوۃ ادا کرے گا۔
- **بقدر نصاب بنتا ہے:** اگر آدمی پہلے صاحب نصاب نہ ہو، وصول شدہ قرضے کی وصولی کے بعد صاحب نصاب بن گیا تو سال پورا ہونے پر زکوۃ ادا کرے گا۔
- **بقدر نصاب نہیں بنتا:** اگر آدمی پہلے سے صاحب نصاب نہ ہو، وصول شدہ قرضے کی وصولی کے بعد بھی صاحب نصاب نہ بنے تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہو گی۔

یہ قرضے منہا نہیں ہوں گے

1. جو قرضے زکوۃ فرض ہونے کے بعد لازم ہوئے ہوں
2. جو طویل المیعاد تجارتی یا پیداواری قرضے ہوں
3. وہ واجبات جو انسان پر لازم ہوتے ہیں ان کا مطالبہ اللہ کی طرف سے ہو
4. جن قرضوں کے وصول ہونے کا یقین یا غالب گمان ہو (دین قوی ہو، متوسط یا ضعیف نہ ہو)
5. جو قرضے مالی لین دین کے وجہ سے دوسروں کے ذمے لازم ہوئے ہوں (دین قوی)

وصولی سے پہلے

- اس قسم کے قرضے کی وصولی میں اگر کئی برس گزر جائیں تو بھی گزشتہ سالوں کی زکوۃ لازم ہو گی۔ چاہے قرض وصول ہونے سے پہلے زکوۃ ادا کرے یا وصولی کے بعد۔

وصولی کے بعد

- **پہلے سے بقدر نصاب ہے:** اگر آدمی پہلے سے صاحب نصاب ہو تو تمام مال (نصاب بمع وصول شدہ قرضے) کی زکوۃ ادا کرے گا۔
- **بقدر نصاب بنتا ہے:** اگر آدمی پہلے صاحب نصاب نہ ہو، وصول شدہ قرضے کی وصولی کے بعد صاحب نصاب بن تو سب کی زکوۃ ادا کرے گا۔
- **بقدر نصاب نہیں بنتا:** اگر آدمی پہلے سے صاحب نصاب نہ ہو، وصول شدہ قرضے کی وصولی کے بعد بھی صاحب نصاب نہ بنے تو جب اتنا وصول ہو جائے کہ چاندی کے نصاب کے برابر ہو جائے تو زکوۃ فرض ہو گی۔ (اور گزرے ہوئے زمانے کی زکوٰۃ مال کے اصلی سال سے شمار کرتے ہوئے ادا کرے اور جب سے نصاب کامل ہوا ہے اس وقت سے مال کی ابتدا ہو گی)

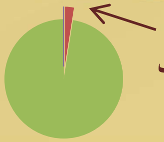

• تیسری شرط: مال پر پورا ایک قمری سال گزر گیا ہو

(1) پہلی مرتبہ جب صاحب نصاب بنے اس وقت سے ایک سال گزرا ہو۔

(2) اصل نصاب پر سال گزرنا شرط ہے، ہر ہر مال پر سال گزرنا شرط نہیں۔(مثلاً شروع میں دو لاکھ تھے، درمیان سال میں تین لاکھ ہو گئے تو آخر میں تین لاکھ پر زکوۃ ہو گی)

(3) قمری سال معتبر ہو گا شمسی نہیں۔

(4) جو قمری تاریخ ایک بار طے ہو گی اب ساری زندگی کیلئے وہی معتبر ہو گی الا یہ کہ کبھی بالکل ہی مال ختم ہو جائے۔

(5) قمری تاریخ مال کا حساب کرنے کے لیے ضروری ہے، اسی دن ساری زکوۃ نکالنا ضروری نہیں ہے۔

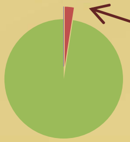

- اگر صاحب نصاب بننے کی قمری تاریخ یاد نہیں تو غور و فکر کے بعد جس تاریخ کا غالب گمان ہو جائے تو اس تاریخ کو زکوۃ کی ادائیگی کے لیے متعین کر لیں۔

اور اگر کسی تاریخ کے بارے میں غالب گمان نہ ہو تو خود کوئی قمری تاریخ مقرر کر لیں اور پھر آئندہ ہر سال اسی تاریخ کو زکوۃ ادا کریں۔

- اگر تاریخ تبدیل کرنا چاہتے ہیں تو وہ پہلے اصل تاریخ پر زکوۃ نکال دیں۔
پھر جو تاریخ متعین کرنا چاہے اس تاریخ تک جتنے ماہ بنتے ہوں اس کی بھی زکوۃ دیدیں۔ پھر جو تاریخ متعین کی ہے، آئندہ ہر سال اسی تاریخ میں زکوۃ ادا کرتے رہیں۔

چوتھی شرط: مال خالص حرام کا نہ ہو

خالص حرام	حرام + حلال امتیاز ممکن ہو	حرام + حلال امتیاز ممکن نہ ہو
اس پر زکوۃ لازم نہیں، اصل مالک کو لوٹانا ضروری ہے۔ اگر مالک معلوم نہ ہو تو صدقہ کرنا واجب ہے	حلال مال کی زکوۃ واجب ہے حرام مال کا حکم خالص حرام کا ہے۔	امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کل مال کی زکوۃ واجب ہے۔

پانچویں شرط: مال کی ملکیت بھی حاصل ہو

نمبر شمار	نوعیت	حکم
1	مالک نہیں	جیسے عورت کے زیور کی زکوۃ شوہر پر نہیں، پگڑی کی رقم دینے والے پر
2	مالک متعین نہیں	جیسے وقف کا مال، تو اس پر زکوۃ لازم نہیں، بلڈنگ میٹینن کی جمع شدہ رقم الا یہ وہ واپسی کے لیے ہو
3	ملکیت منتقل نہیں	پہلے مالک پر زکوۃ واجب ہو گی، بیوی کے زیور کی زکوۃ
4	ملکیت کا پتہ نہیں	مالک کو متعین کرنا ضروری ہے تا کہ زکوۃ کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو، جیسے بیوی کا زیور
5	قبضہ ہے ملکیت نہیں	زکوۃ قابض پر نہیں اصل مالک پر واجب ہو گی، جیسے ایڈوانس رقم پر
6	قبضہ بھی ہے ملکیت بھی	قابض / مالک پر زکوۃ واجب ہو گی
7	سال کے بعد ملکیت سے نکالی	زکوۃ لازم ہو گی، رقم سال گزرنے سے پہلے دی تو لازم نہ ہو گی، جیسے مکان خریدا، قبضہ نہیں لیا

چھٹی شرط: مال کی ملکیت کے ساتھ اس پر تصرف کی قدرت بھی ہو

- اگر کوئی مال ملکیت میں ہو لیکن اس پر تصرف کی قدرت نہ ہو تو اس مال پر زکوۃ واجب نہیں۔ جیسے:

1	عورت کا مہر جو اس کے قبضے میں نہیں آیا	2	قیدی کا مال
3	جو مال گم ہو گیا	4	جو مال دریا میں گر گیا
5	جو مال غصب ہو گیا اور ثبوت نہیں	6	جو مال جنگل میں دفن کر دیا اور یاد نہ رہا

مشق 2:

		مال تجارت ہے	نہیں ہے
.1	جو زمین وراثت میں ملی اس میں تجارت کی نیت کرلی	✗	✓
.2	فلیٹ خریدنے کے بعد تجارت کی نیت کرلی	✗	✓
.3	خریدتے وقت نیت میں تردد تھا	✗	✓
.4	فیکٹری کی وہ مشینیں جن سے مصنوعات تیار ہوتی ہیں	✗	✓
.5	وہ مشینیں جو فروخت کرنے کے لیے ہوں	✓	✗
.6	تجارت کی نیت سے پلاٹ خریدا تھا پھر اس میں گھر بنانے کی نیت کرلی	✗	✓
.7	تجارتی مال کا کسی اور مال سے تبادلہ کیا وہ تبادلہ کا مال	✓	✗

مشق 3:

		واجب ہے	واجب نہیں
.1	خراب مال جس کو ضائع کرنے کی نیت ہو اس میں زکوۃ	✗	✓
.2	خراب مال جس کو بیچنے کی نیت ہو اس میں زکوۃ	✗	✓
.3	ایسی کمپنی کے شیئرز جو خدمات مہیا کرتی ہے اس میں زکوۃ	✗	✓
.4	جو سونا عورتوں کے استعمال کے لیے ہو اس میں زکوۃ	✓	✗
.5	سونے کی گھڑی، برتن میں زکوۃ	✓	✗
.6	ہیرے، جواہرات، ڈائمنڈ جو تجارت کے لیے نہ ہو اس میں	✗	✓
.7	چاندی جس میں کھوٹ غالب ہو اس میں زکوۃ	✗	✓
.8	جو رقم کسی ضرورت کے لیے رکھی ہو اس میں زکوۃ	✓	✗

سوال	واجب ہے	واجب نہیں
9. لڑکیوں کو شادی میں دینے کے لیے جو سامان خرید کر رکھا جاتا ہے اس میں زکوۃ	✗	✓
10. خالص حرام کے مال میں زکوۃ	✗	✓
11. اموال وقف پر زکوۃ	✗	✓
12. جو رقم زکوۃ کے لیے علیحدہ کی لیکن کسی فقری کو نہیں دی	✓	✗
13. عورت کا مہر جو قبضے میں نہیں آیا اس میں زکوۃ	✗	✓
14. جو مال گم ہو گیا اس پر زکوۃ	✗	✓
15. جس مال کے ملنے سے مایوسی ہو گئی ہو اس میں زکوۃ	✓	✗

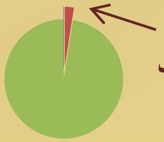

مشق 4: (کونسے قرضے منہا ہوں کون سے نہیں)

		منہا ہوں گے	نہیں ہوں گے
.1	جو قرضے ضرورت کی چیزیں فروخت کرنے کی وجہ سے ہوں	✓	✗
.2	معمولی قرضے جو انسان اپنی ذاتی ضروریات کے لیے لیتا ہے	✓	✗
.3	جو قرضے زکوۃ فرض ہونے کے بعد لازم ہوئے ہوں	✗	✓
.4	وہ ادائیگیاں جو پارٹیوں کو کرنی ہے	✓	✗
.5	جو قرضے تجارتی لین دین کی وجہ سے لوگوں کے ذمے ہوں	✗	✓
.6	جن قرضوں کے وصول ہونے کا یقین ہوں	✗	✓
.7	جن قرضوں کا مطالبہ انسان کی طرف سے ہو	✓	✗
.8	ملازمین اور عملہ کی تنخواہیں	✓	✗

زکوٰۃ کا حساب لگانے کا آسان طریقہ

اصول: چار کام کرنے ہیں:

پہلا کام: اپنی ملکیت میں موجود اموال زکوٰۃ ((1) مال تجارت (2) سونا (3) چاندی (4) نقدی) کی مقدار لکھیں اور اس کا ٹوٹل لکھیں۔

دوسرا کام: اپنے ذمہ میں جو واجبات اور ادائیگیاں ہیں اس کی مقدار لکھیں اور اس کو اپنی ملکیت میں موجود اموالِ زکوٰۃ کی مقدار سے منہا کرلیں۔

تیسرا کام: واجبات اور ادائیگیوں کو منہا کرنے کے بعد جو رقم بچی، اب دیکھیں کہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی مقدار ہے یا نہیں، (یہ سنار یا نیٹ کے ذریعہ سے بھی معلوم کیا جاسکتا ہے)

چوتھا کام: اگر آپ کی ملکیت میں موجود رقم بقدر نصاب ہے تو اس رقم کو 40 پر تقسیم (Divide) کریں حاصل جواب آپ کی زکوٰۃ ہے۔

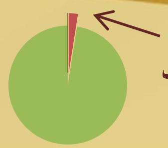

زکوٰۃ کا حساب لگانے کا آسان طریقہ

مثال:

1. فروخت شدہ چیزوں کی قابل وصول رقم ..... فیکٹری میں تیار مال ..... بیچنے کی نیت سے خریدی گئی زمین / دکان / مکان......... مجموعہ..........
   - سونا.......... چاندی..........
   - نقدی (بینک بیلنس / امانت / دیا ہو قرضہ / پرائز باؤنڈ، کاروبار میں لگائی ہوئی رقم) ....
2. مالی ذمہ داریاں (قرض، تنخواہیں، کرایہ، بلز)..................
3. کل مملوکہ قابل زکوٰۃ مال کی رقم................. میں سے مجموعہ مالی ذمہ داریوں کی رقم منہا کرکے جو صافی رقم بچی................
4. صافی رقم کو 40 پر تقسیم کرنے کے بعد حاصل قسمت رقم........... اصل واجب زکوٰۃ کی رقم ہے۔

2.1 کس وقت زکوۃ کی ادائیگی جائز کب بہتر اور کب لازم اور واجب ہوتی ہے:

(الف) صاحب نصاب سے بننے سے پہلے زکوۃ ادا کرنے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔

(ب) صاحب نصاب بننے کے بعد مال پر سال گزرنے سے پہلے زکوۃ ادا کرنا جائز ہے۔

(ج) صاحب نصاب بننے کے بعد مال پر سال مکمل ہوتے ہی فوراً زکوۃ ادا کر دینا بہتر ہے۔

(د) مال کا سال مکمل ہونے کے بعد آئندہ سال آنے سے پہلے زکوۃ ادا کرنا واجب ہے اگر زکوۃ ادا نہیں کی یہاں تک کہ دوسرا سال بھی گزر گیا تو گناہ گار ہوگا۔

2.2 زکوۃ میں کیا دے سکتے ہیں:

(1) **نقدی:** دے سکتے ہیں جس ملک کی ہو جس شکل میں ہو۔

(2) **نقدی سے خرید کر:** نقد رقم سے کوئی چیز خرید کر دے سکتے ہیں۔

(3) **اشیاء / سامان:** تجارت کا مال جس پر زکوۃ واجب ہوتی ہے بعینہ وہ مال زکوۃ میں دیا جاسکتا ہے۔ اس میں ان کی بازاری قیمت فروخت لگائی جائے گی۔

- البتہ ردی اور خراب چیزوں سے ادا کرنا اخلاص کے سراسر خلاف ہے۔
- ردی اور خراب چیزوں کی وہی قیمت لگائی جائے گی جس قیمت میں یہ فروخت ہوگی۔

زکوۃ میں کتنا دے سکتے ہیں:

(1) مستحق مقروض: اگر کوئی مستحق مقروض ہے تو اس کو یکمشت اتنی رقم دینا جس سے وہ اپنا قرضہ ادا کرلے یا قرضہ ادا کرنے کے بعد اس کے پاس نصاب سے کم بچے۔

(2) مستحق صاحب عیال: اگر کوئی مستحق بال بچوں والا ہے تو اس کو یکمشت اتنی رقم دینا کہ اس کے بال بچوں پر تقسیم کریں تو کوئی بھی صاحب نصاب نہ بنے۔

(3) مستحق حاجت مند: کسی مستحق کو بنیادی انسانی ضروریات (مکان کا کرایہ، نفقہ، لباس) کی وجہ سے یکمشت اتنی زکوۃ دینا کہ جس سے وہ اپنی ضرورت پوری کرلے۔

(4) صرف مستحق: کسی مستحق کو یکمشت اتنی رقم دینا کہ اس کے پاس موجود رقم سے مل کر وہ صاحب نصاب نہ بنے۔ یہ سب بلا کراہت درست ہیں۔

مشق 5: (کس وقت زکوۃ کی ادائیگی جائز، کب بہتر اور واجب ہوتی ہے)

1. صاحب نصاب بننے سے پہلے زکوۃ ادا کر دی تو زکوۃ — ادا ہوگئی ✗ — نہیں ہوئی ✓
2. صاحب نصاب بننے کے بعد سال گزرنے سے پہلے زکوۃ ادا کر دی — ادا ہوگئی ✓ — نہیں ہوئی ✗
3. صاحب نصاب بننے کے بعد سال مکمل ہونے کے بعد زکوۃ ادا کر دی — ادا ہوگئی ✓ — نہیں ہوئی ✗

زکوۃ میں کتنا دے سکتے ہیں؟

1. مستحق مقروض کو اتنی رقم دینا جس سے وہ اپنا قرض ادا کر لے — جائز بلا کراہت ✓ — مکروہ ✗
2. مستحق اہل و عیال والے کو اتنی رقم دینا کہ ان بچوں میں سے کوئی صاحب نصاب نہ بنے — جائز بلا کراہت ✓ — مکروہ ✗
3. مستحق کو اتنی رقم دینا کہ وہ صاحب نصاب بن جائے — جائز بلا کراہت ✗ — مکروہ ✓

2.3 کن شرائط کے ساتھ زکوۃ ادا کرنے سے زکوۃ ادا ہوتی ہے:

(1) مصرف
زکوۃ مصرف میں دی جائے

(2) تملیک
زکوۃ مستحق کو مالک بنا کر دی جائے

(3) بلاعوض
زکوۃ مستحق کو بلاعوض دی جائے

(4) نیت
زکوۃ کی نیت سے دی جائے، زکوۃ کہہ کر دینا ضروری نہیں۔

(5) حساب
زکوۃ حساب سے پوری پوری دی جائے

(6) یقین
زکوۃ کی ادائیگی کا یقین ہو

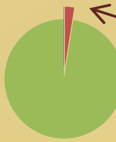

پہلی شرط: زکوۃ مصرف میں دی جائے

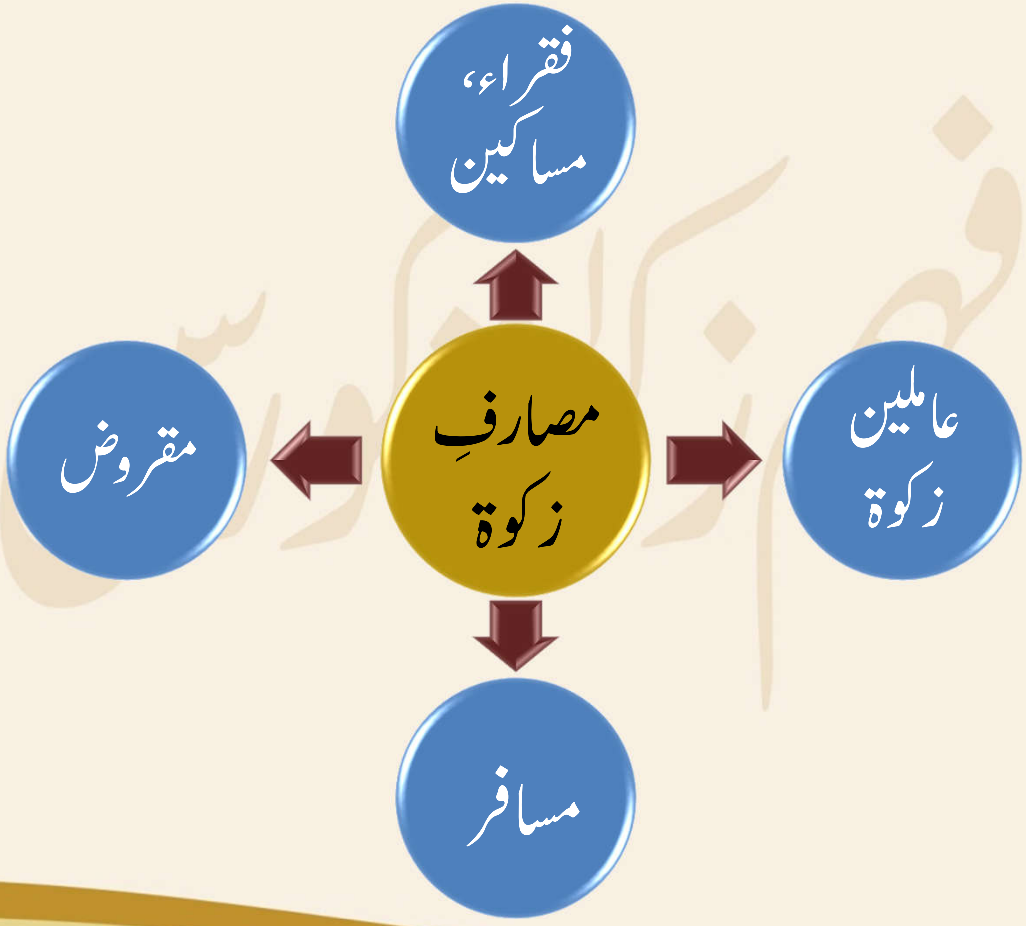

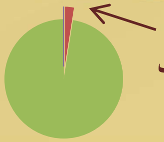

(1) فقراء اور مساکین:

- جس شخص کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر ضرورت سے زائد سامان نہ ہو اس کو زکوۃ دی جاسکتی ہے۔
- ضرورت سے مراد انسانی زندگی کی وہ ضروریات جس کے بغیر ہلاکت میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو۔ مثلاً: رہائشی مکان، نان نفقہ، کپڑے، حفاظت کے لیے اسلحہ۔
- بعض ایسی چیزیں بھی ضروری سامان میں شامل ہوتی ہے جن کا براہِ راست انسانی زندگی کو ہلاکت سے بچانے کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا۔ جیسے: قرض، آلاتِ صنعت وحرفت، گھر کا سامان، سواری، دینی کتب۔
- نابالغ بچہ، بچی باپ کے مالدار ہونے کی وجہ سے مالدار سمجھے جائیں گے۔ اس کے علاوہ کوئی کسی کے مالدار ہونے سے مالدار نہیں سمجھا جائے گا۔ لہٰذا امیر باپ کے غریب بالغ بچے کو امیر بیٹے کے غریب باپ کو امیر ماں کے غریب بالغ / نابالغ بچے کو امیر شوہر کی غریب بیوی کو امیر بیوی کے غریب شوہر کو زکوۃ دینا درست ہے۔

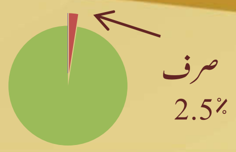

(2) عاملینِ زکوۃ:

- عاملین زکوۃ سے مراد وہ اہلکار ہیں جو حکومت اسلامیہ کی طرف سے زکوۃ اور عشر وصول کرنے پر مامور ہوں۔
- البتہ مدارس اور دیگر اداروں کے سفیر عاملینِ زکوۃ میں شامل نہیں۔

(3) مقروض:

- جو مقروض نصاب (ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے بقدر نقدی / مال تجارت یا اتنی قیمت کا ضرورت سے زائد سامان) ہی کا مالک نہیں یا نصاب کا مالک ہو لیکن اگر وہ قرضہ میں دیدے تو بقدر نصاب مال نہ بچے ایسے مقروض کو زکوۃ دینا جائز ہے۔

(4) مسافر:

- جس مسافر کے پاس سفر میں اتنے پیسے نہ رہے ہو جن سے وہ اپنی سفر کی ضروریات پوری کرکے واپس وطن آسکے اگرچہ اپنے وطن میں اس کے پاس نصاب کے برابر مال موجود ہو۔
- جو شخص صرف فقیر ہو اس کے لئے حاجت سے زیادہ لینا بھی درست ہے بنسبت مسافر فقیر کے کہ اس کے لئے حاجت سے زیادہ لینا حلال نہیں۔

نوٹ: زکوۃ کے تمام مصارف ہر ہر مصرف کو دینا ضروری نہیں، بلکہ صرف ایک مصرف میں بھی خرچ کرسکتے ہیں۔ اور ایک مصرف میں بھی ایک شخص کو دے سکتے ہیں۔ کئی افراد کو دینا ضروری نہیں۔

ان لوگوں کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی:

- مالدار
- غیر مسلم (نفلی صدقات دے سکتے ہیں)
- اپنے اصول (باپ، دادا)
- اپنے فروع (بیٹے، پوتے)
- بیوی / شوہر
- بنی ہاشم (نفلی صدقات دے سکتے ہیں)
  - عباس، حارث، عقیل، جعفر، علی کی اولادیں
- جس کے بارے میں یقین ہو کہ وہ ناجائز کاموں میں خرچ کرے گا

مستحق سے تحقیق کرنا:

- مستحق سے تحقیق کرنا یا فارم بھروانا یہ زکوۃ کی ادائیگی کے لیے ضروری نہیں۔ یقین / غالب گمان کافی ہے۔ البتہ اگر کوئی ایسا کرے تو جائز ہے۔

مستحق سمجھ کر زکوۃ بعد میں غیر مستحق نکلا:

- اگر کسی کو مستحق سمجھ کر زکوۃ دی بعد میں وہ غیر مستحق نکلا تو زکوۃ ادا ہوگئی۔ البتہ اگر معلوم ہوا کہ وہ کافر ہے تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔

کن لوگوں کو زکوۃ دینا افضل ہے:

1. مستحق مقروض کو زکوۃ دینا غیر مقروض سے افضل ہے
2. مستحق رشتہ دار کو زکوۃ دینا غیر رشتہ دار سے افضل ہے
3. قریبی رشتہ دار کو زکوۃ دینا دور کے رشتہ دار سے افضل ہے
4. زیادہ حاجت مند کو زکوۃ دینا کم حاجت مند سے افضل ہے
5. نیک و پرہیز گار مستحق کو زکوۃ دینا گناہ گار مستحق سے افضل ہے
6. ایسے مستحق شخص کو زکوۃ دینا جس سے مسلمان کو زیادہ نفع ہو دیگر سے افضل ہے
7. عام حالات میں اپنے شہر والوں کو زکوۃ دینا دیگر شہر والوں سے افضل ہے
8. جس مستحق میں کئی جہتیں ہوں وہ افضل ہوگا بہ نسبت ایک جہت والے مستحق سے
9. دارالاسلام والے کو زکوۃ دینا افضل ہے بہ نسبت دارالکفر والوں کے
10. دینی مدارس کو زکوۃ دینا، رفاہی اداروں کی بہ نسبت افضل ہے

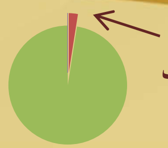

دوسری شرط: تملیک

- مستحق کو مالک بنا کر زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا ہو گی۔
- ایسی جگہ زکوۃ دینا جہاں کوئی مالک ہی نہ بن سکتا ہو، زکوۃ ادا نہیں ہو گی۔ جیسے: مسجد تجہیز و تکفین
- زکوۃ کی رقم یا چیز اس کا مالک بنائے بغیر صرف استعمال کے لیے دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔ جیسے: رہائش کے لیے مکان دینا، کھانا کھلانا۔

تیسری شرط: بلاعوض دینا

- زکوۃ کی رقم مستحق کو کسی چیز کے عوض، اجرت یا تنخواہ میں دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔
- زکوۃ کی رقم دینے کے بعد بھی مستحق سے کسی عوض کا مطالبہ نہ کیا جائے۔
- البتہ اگر مستحق اپنی خوشی سے کوئی ہدیہ دے تو کوئی حرج نہیں۔

چوتھی شرط: زکوۃ کی نیت سے دینا

- زکوۃ کی ادائیگی صحیح ہونے کے لیے مالک / موکل کی نیت کا اعتبار ہوگا، وکیل کی نیت کا نہیں۔
- مال زکوۃ کو دیگر اموال سے الگ کرتے ہوئے نیت کرلینا یا مستحق کو زکوۃ دیتے وقت نیت کرلینا یا زکوۃ دینے کے بعد مستحق کے استعمال کرنے سے پہلے نیت کرلینا کافی ہے۔
- مستحق کے استعمال کرلینے کے بعد زکوۃ کی نیت کرنا درست نہیں۔ زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔
- کسی سے زبردستی زکوۃ وصول کرنے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔

پانچویں شرط: حساب سے پوری پوری دینا:

- زکوۃ کا حساب کیے بغیر صرف اندازہ سے زکوۃ دی اور اندازہ کم رہا تو پوری زکوۃ ادا نہیں ہوگی، کمی کو پورا کرنا لازم ہے۔

چھٹی شرط: ادائیگی کا یقین یا غالب گمان ہو

- اگر کسی کو زکوۃ کی ادائیگی میں شک ہو یا یہ شک ہو کہ پوری ادا کی یا تھوڑی تو اس کی زکوۃ ادا نہیں ہوئی، دوبارہ زکوۃ دینی چاہیے۔

زکوۃ کی ادائیگی کے لیے یہ چیزیں شرط نہیں:

- خود دینا
- زکوۃ کہہ کر دینا
- علیحدہ کی ہوئی رقم سے دینا
- کسی کی اجازت
- اپنے علاقے کے مستحق کو دینا
- اکٹھی دینا
- تمام مصارف کو دینا

مشق 6: (کن شرائط کے ساتھ زکوۃ ادا کرنے سے ادا ہو جاتی ہے)

		ادا ہو گئی	نہیں ہوئی
.1	مالدار کو زکوۃ دی تو زکوۃ	✗	✓
.2	بہن، بھائی، چچا، پھوپھی یا ماموں، خالہ کو زکوۃ دی تو زکوۃ	✓	✗
.3	اپنے بیٹے یا پوتے کو زکوۃ دی تو زکوۃ	✗	✓
.4	کافر یا مرتد کو زکوۃ دی تو زکوۃ	✗	✓
.5	بیوی نے شوہر کو شوہر نے بیوی کو زکوۃ دی تو زکوۃ	✗	✓
.6	مستحق سمجھ کر زکوۃ دی بعد میں معلوم ہوا کہ وہ کافر ہے تو زکوۃ	✗	✓
.7	مستحق سمجھ کر زکوۃ دی بعد میں معلوم ہو کہ وہ سید یا مالدار ہے تو زکوۃ	✓	✗
.8	زکوۃ کی رقم سے مسجد یا مدرسے کی تعمیر کروائی تو زکوۃ	✗	✓

9. زکوۃ کی رقم مستحق کو بطور قرض دی تو زکوۃ — ادا ہوگئی ✗ — نہیں ہوئی ✓

10. زکوۃ کی رقم سے مستحق سے کوئی چیز خریدی تو زکوۃ — ادا ہوگئی ✗ — نہیں ہوئی ✓

11. زکوۃ فرض ہو جانے کے بعد سارا مال صدقہ کر دیا تو زکوۃ — ادا ہوگئی ✓ — نہیں ہوئی ✗

12. زکوۃ کی رقم علیحدہ کرتے وقت زکوۃ کی نیت نہیں کی مستحق کو زکوۃ دیتے وقت نیت تھی تو زکوۃ — ادا ہوگئی ✓ — نہیں ہوئی ✗

13. نہ علیحدہ کرتے وقت نیت تھی نہ مستحق کو زکوۃ دیتے وقت بلکہ اس کے استعمال کے بعد زکوۃ کی نیت کی تو زکوۃ — ادا ہوگئی ✗ — نہیں ہوئی ✓

14. زکوۃ کی ادائیگی میں شک ہو تو زکوۃ — ادا ہوگئی ✗ — نہیں ہوئی ✓

2.4 زکوۃ کی ادائیگی میں کن آداب کی رعایت کرنی چاہیے؟

ان باتوں کا اہتمام کریں

- جلد سے جلد ادا کریں
- عمدہ مال دیں
- افضل مستحق کو دیں
- خوش دلی سے
- فائدہ ہو تو علی الاعلان دیں

ان باتوں سے بچیں

- بدلہ طلب نہ کریں
- احسان نہ جتلائے
- تنگ نہ کریں

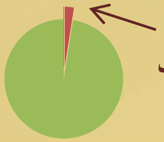

3. ان صورتوں میں زکوۃ فرض ہونے کے بعد معاف ہو جاتی ہے

ارتداد	موت	مال ضائع ہو جائے	سارا مال صدقہ کر دے
کوئی زکوۃ واجب ہونے کے بعد ادا کرنے سے پہلے نعوذ باللہ مرتد ہو جائے۔	کوئی زکوۃ ادا کرنے سے پہلے فوت ہو جائے اور اس نے نہ وصیت کی ہو اور نہ ہی ورثہ رضامند ہوں۔ اگر وصیت کی ہو تو ترکہ سے ادا کیا جائے گا۔	اگر خود ضائع کر دے یا کسی کو ہدیہ دے تو معاف نہیں ہوگی۔ ضائع شدہ مال اگر مل جائے تو گزشتہ سالوں کی زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔	سارا مال بغیر زکوۃ کی نیت کے صدقہ کر دے۔

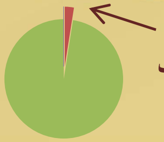

3. مسائل صدقۂ فطر

کس پر واجب ہے	کس کی طرف سے واجب ہے	کس وقت واجب ہے	کتنی مقدار واجب ہے	مصرف کیا ہے
مسلمان، عاقل، بالغ، صاحب نصاب پر واجب ہے۔ ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر سونا، چاند، نقدی، ضرورت سے زائد سامان ہو	مالدار آدمی کے لیے اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے واجب ہے	عید کے دن صبح صادق کے وقت واجب ہوتا ہے	گندم یا گندم کا آٹا، ستو پونے دو کلو یا اس کی قیمت واجب ہے	وہی ہے جو زکوۃ کا مصرف ہے۔ البتہ غیر مسلم کو صدقہ فطر دینا جائز ہے۔

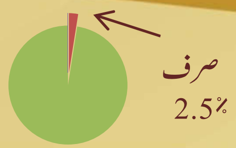

مُفتی مُنیر احمد صاحب کی کتب و رسائل اکابر علماء کی نظر میں

فہم زکوٰۃ کورس

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

زکوٰۃ کی اہمیت، ادائیگی اور ضروری احکام و آداب سے متعلق اپنے موضوع پر مفید کوشش ہے، عصری زبان سے ہم آہنگ اور عوامی انداز سے آراستہ ہے

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب

مدیر: جامعہ ابو ہریرۃؓ نوشہرہ

"فہم زکوٰۃ کورس" جہاں سے کھولا بس پڑھتا ہی چلا گیا میرا دل چاہتا ہے کہ اسے پڑھتا بلکہ حفظ کرتا رہوں اور شب و روز اسی کا پڑھانا میرا معمول بن جائے۔

زکوۃ کے مسائل معلوم کرنے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں:

مفتی منیر احمد

0331-2607204

www.muftimuneerahmed.com
Facebook.com/MuftiMuneerAhmadOfficial

مُفتی مُنیر احمد صاحب کی کتب ورسائل اکابر علماء کی نظر میں

فہم رمضان کورس

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان وعالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
وجامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن، کراچی۔

اس کورس سے مستفید ہونے والے
حضرات وخواتین بہت مختصر عرصے میں
رمضان المبارک کے متعلقہ آداب واحکام
سیکھ جائیں گے اور رمضان المبارک کی
بابرکات گھڑیوں کو قیمتی بنانے میں یہ کورس
بہترین معاون ومددگار ہوگا۔

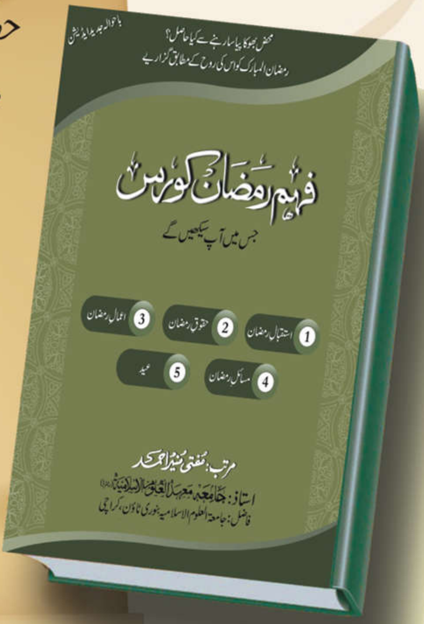

زکوۃ کے مسائل معلوم کرنے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں:

مفتی منیر احمد

0331-2607204

www.muftimuneerahmed.com
Facebook.com/MuftiMuneerAhmadOfficial

مُفتی مُنیر احمد صاحب کی کتب و رسائل اکابر علماء کی نظر میں

فہم حج وعمرہ کورس

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان وعالم مجلس تحفظ ختم نبوت وجامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن، کراچی۔

چند خصوصیات، انفرادی امتیازات کا حامل ہے تفہیم کیلئے شستہ آسان عام فہم اسلوب، تمام مسائل با حوالہ، نقشوں کے ذریعہ مشکل منتشر مسائل کا بہترین ضبط سفرِ حج وعمرہ کو قیمتی بنانے کیلئے باقاعدہ دستور العمل عوام وخواص کیلئے یکساں مفید ہے۔

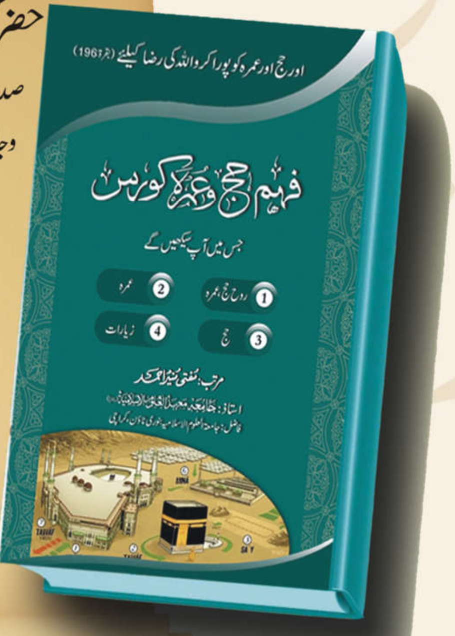

زکوۃ کے مسائل معلوم کرنے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں:

مفتی منیر احمد

0331-2607204

www.muftimuneerahmed.com
Facebook.com/MuftiMuneerAhmadOfficial

مفتی منیر احمد صاحب کی کتب و رسائل اکابر علماء کی نظر میں

فہم قربانی کورس

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان و عالم مجلس تحفظ ختم نبوت
وجامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن، کراچی۔

قربانی کے آغاز سے لے کر اختتام تک ہر مرحلے کے مسائل، فضائل اور آداب واحکام پر مشتمل ہے۔ ائمہ مساجد کو اس کورس کا یا اس طرز کے کورس کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے۔

زکوۃ کے مسائل معلوم کرنے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں:

مفتی منیر احمد

0331-2607204

www.muftimuneerahmed.com
Facebook.com/MuftiMuneerAhmadOfficial

مُفتی مُنیر احمد صاحب کی کتب و رسائل اکابر علماء کی نظر میں

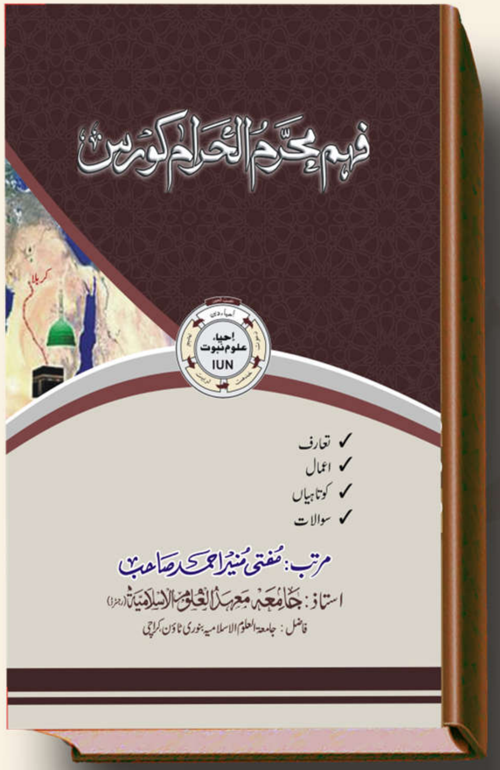

زکوۃ کے مسائل معلوم کرنے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں:

مفتی منیر احمد

0331-2607204

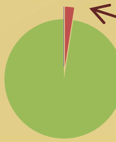

www.muftimuneerahmed.com
Facebook.com/MuftiMuneerAhmadOfficial

مُفتی مُنیر احمد صاحب کی کتب و رسائل اکابر علماء کی نظر میں

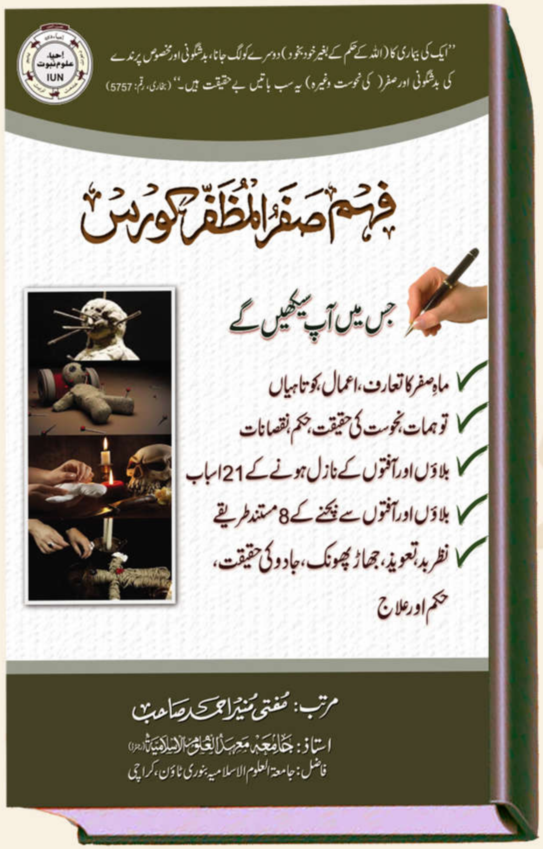

زکوۃ کے مسائل معلوم کرنے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں:

مفتی منیر احمد

0331-2607204

www.muftimuneerahmed.com
Facebook.com/MuftiMuneerAhmadOfficial

مُفتی مُنیر احمد صاحب کی کتب ورسائل اکابر علماء کی نظر میں

فہم ایمانیات کورس

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان وعالم مجلس تحفظ ختم نبوت وجامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن، کراچی۔

اسلوب بیان کے لحاظ سے چھوٹے، بڑے، بوڑھے، جوان اور مرد و خواتین کیلئے یکساں طور پر قابل استفادہ ہے، اس قابل ہے کہ مختلف مناسبات سے منعقد ہونے والے مختلف کورسز اور مکاتب کے پروگراموں میں شامل نصاب کیا جائے اور اسے بھرپور پذیرائی بخشی جائے۔

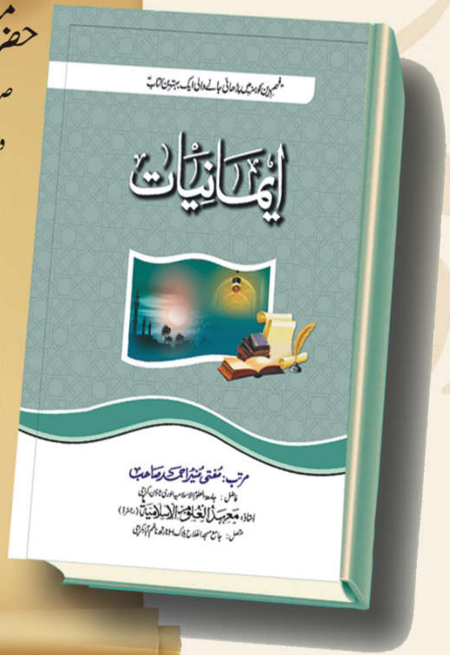

زکوۃ کے مسائل معلوم کرنے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں:

مفتی منیر احمد

0331-2607204

www.muftimuneerahmed.com
Facebook.com/MuftiMuneerAhmadOfficial

مُفتی مُنیر احمد صاحب کی کتب و رسائل اکابر علماء کی نظر میں

حلال وحرام رشتوں کی پہچان کے رہنما اصول

حضرت مولانا مفتی محمد صاحب

شیخ الحدیث و رئیس دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

موصوف نے بہت محنت سے متعدد کتب کا مطالعہ کر کے یہ اصول مرتب فرمائے ہیں اور پھر ان اصول اور ان کے ماتحت آنے والے جزئیات کے لئے اکابر کے فتاوی سے تائید بھی پیش فرمائی ہے۔ اس لئے امید ہے کہ ان شاء اللہ یہ کتاب فقہی طور پر مستند ہوگی۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرشید صاحب

رئیس تخصص فی الحدیث النبوی ﷺ و شیخ الحدیث جامعہ اشرف المدارس کراچی

مولانا محترم نے اس اہم اور اچھوتے موضوع پر بڑی خوبی اور محنت کے ساتھ تحقیق فرمائی ہے اور آخر میں ذکر کردہ حوالہ جات سے بھی مولانا کی قابلیت اور علمی صلاحیت کا پتہ چلتا ہے۔

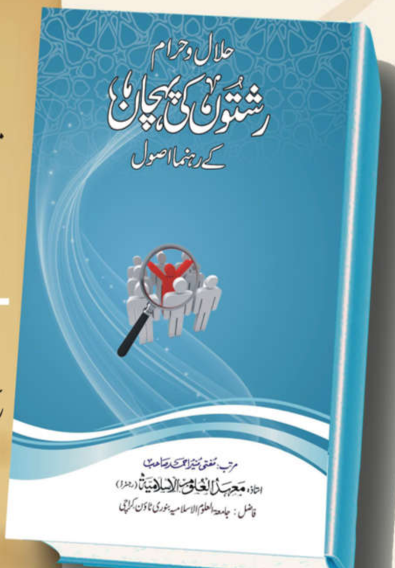

زکوۃ کے مسائل معلوم کرنے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں:

مفتی منیر احمد

0331-2607204

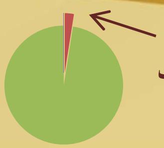

www.muftimuneerahmed.com
Facebook.com/MuftiMuneerAhmadOfficial

مُفتی مُنیر احمد صاحب کی کتب و رسائل اکابر علماء کی نظر میں

سیرت کوئز

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

اردو زبان میں اس ندرت، سلاست اور جامعیت واختصار کے ساتھ کوئی کام کم از کم میری نظر سے نہیں گزرا

ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن صاحب

انچارج ریجنل دعوۃ سینٹر کراچی

اس سے قبل بھی سیرت کوئز پر کتب موجود ہیں مگر اس سیرت کوئز میں زیادہ بہتر انداز میں معلوماتِ سیرت جمع کی گئی ہیں۔

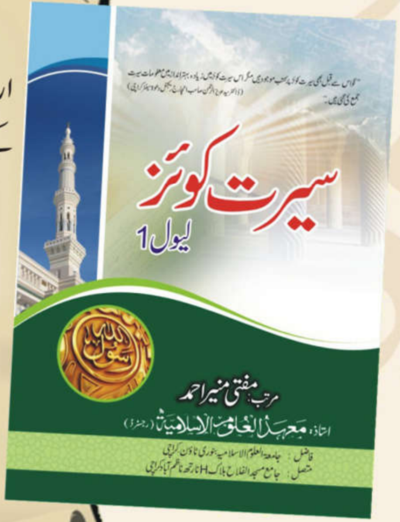

زکوۃ کے مسائل معلوم کرنے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں:

مفتی منیر احمد

0331-2607204

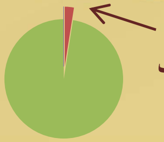

www.muftimuneerahmed.com
Facebook.com/MuftiMuneerAhmadOfficial

مُفتی مُنیر احمد صاحب کی کتب ورسائل اکابر علماء کی نظر میں

شب برأت

شب برأت کا مطلب، حقیقت،
فضیلت، کونسے اعمال کرنے
چاہئیں کن چیزوں سے بچنا
چاہیے یہ سب جاننے کیلئے
جامع ،عام فہم مستند کتابچہ

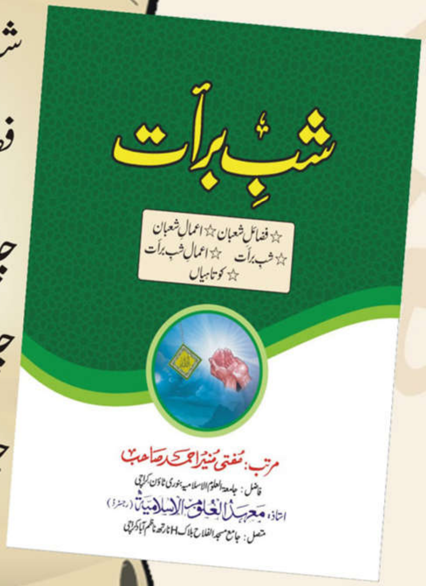

زکوۃ کے مسائل معلوم کرنے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں:

مفتی منیر احمد

0331-2607204

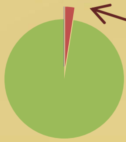

www.muftimuneerahmed.com
Facebook.com/MuftiMuneerAhmadOfficial

مفتی منیر احمد صاحب کی کتب ورسائل اکابر علماء کی نظر میں

استخارہ

استخارہ کی حقیقت، حکمت، حکم، معنی و مطلب، اہمیت
وفضیلت، اثرات ونتائج، طریقہ، استخارہ کتنی مرتبہ
کرنا چاہیے، خود کرنا چاہیے یا دوسرے سے کرانا چاہیے
کن کاموں کیلئے کرنا چاہیے، کن کاموں کیلئے نہیں
ان سب باتوں کو جاننے کیلئے جامع عام فہم مستند
کتابچہ ہر فرد کی ہر گھر کی ضرورت۔

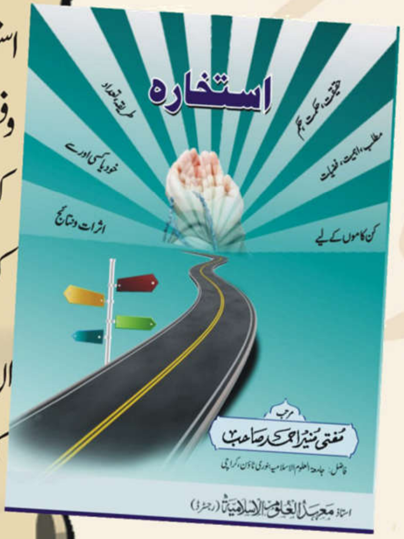

زکوۃ کے مسائل معلوم کرنے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں:

مفتی منیر احمد

0331-2607204

www.muftimuneerahmed.com
Facebook.com/MuftiMuneerAhmadOfficial

مفتی منیر احمد صاحب کی کتب ورسائل اکابر علماء کی نظر میں

بیٹی مبارک ہو

بعض گھرانوں میں بیٹیوں کی ولادت کے موقع پر شوہر کی طرف سے بیوی کو یا ساس کی طرف سے بہو کو طلاق کی دھمکیاں اور طعنے دیئے جاتے ہیں اور لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں، اس کے انسداد کیلئے بہترین تحفہ۔
خاص طور سے میٹرنٹی ہومز، گائناکولوجسٹ اور والدین کیلئے

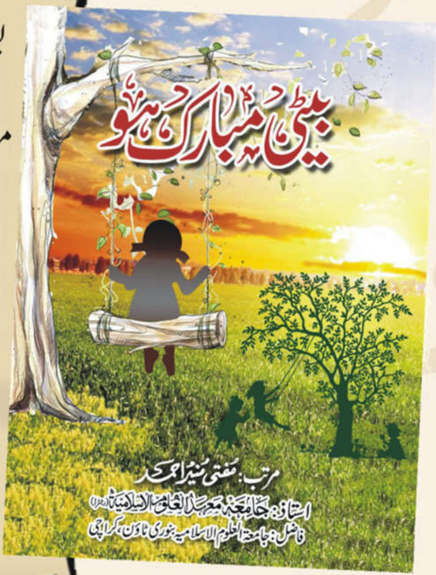

زکوۃ کے مسائل معلوم کرنے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں:
مفتی منیر احمد
0331-2607204

www.muftimuneerahmed.com
Facebook.com/MuftiMuneerAhmadOfficial

مُفتی مُنیر احمد صاحب کی کتب ورسائل اکابر علماء کی نظر میں

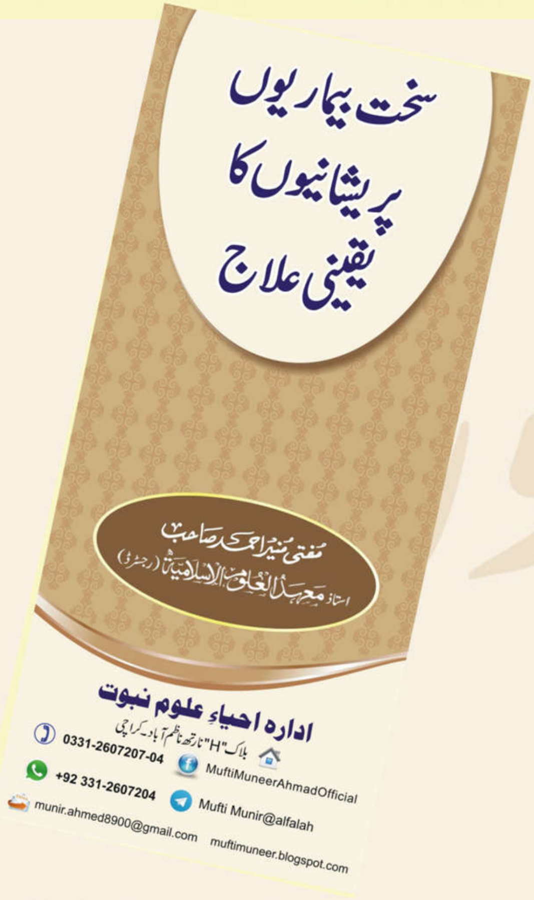

زکوۃ کے مسائل معلوم کرنے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں:

مفتی منیر احمد

0331-2607204

www.muftimuneerahmed.com
Facebook.com/MuftiMuneerAhmadOfficial